وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ

اور جسے چاہے سیدھے راستہ ڈال دے لے تم فرماؤ بھلا بتاؤ

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ

اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور

تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

کو پکارو گے اگر سچے ہو بلکہ اسی کو پکارو گے

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا

تو وہ اگر چاہے جس پر اسے پکارتے ہو اسے اٹھالے ۳ے اور شریکوں کو

تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ

بھول جاؤ گے ۴ے اور بیشک ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو انہیں سختی

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ

اور تکلیف سے پکڑا کہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں ۵ے تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر

جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ

ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑاتے ہوتے ۶ے لیکن ان کے تو دل سخت ہو گئے اور شیطان نے

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

ان کے کام ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ۷ے پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں

بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا

ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے ۸ے یہاں تک کہ جب خوش

بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ

ہوئے اس پر جو انہیں ملا ۹ے تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا ۱۰ے اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے ۱۱ے تو

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ۱۲ے اور سب خوبیاں سراہا اللہ رب سارے جہان کا ۱۳ے

ع

ا۔ یعنی جیسے گونگا' بہرا' جب اندھیرے میں پھنس جائے تو ہدایت نہیں پا سکتا کہ اندھیرے کی وجہ سے آنکھیں بیکار ہو گئیں۔ اور کسی کی آواز سے اور اپنی پکار سے بھی ہدایت نہیں پاتا۔ کیونکہ وہ نہ خود بول سکتا ہے۔ نہ کسی کی سن سکتا ہے۔ ۲۔ صراط مستقیم اولیاء' انبیاء کا راستہ ہے جس فرقہ میں اولیاء نہ ہوں وہ صراط مستقیم نہیں۔ رب فرماتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کفار کی بعض دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ ۴۔ کفار مصیبت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں نہ کہ بتوں کو۔ اب بھی مشرکین ہند بیماریوں میں نمازیوں سے دم کراتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جو مصیبت میں بھی خدا کو یاد نہ کرے وہ مشرکین سے زیادہ سخت دل ہے۔ ۵۔ معلوم ہوا کہ دنیا میں تکالیف اور مصیبتیں رب کی رحمتیں ہیں کہ بندوں کو رب کی طرف متوجہ کرتی ہیں اور صالحین عاقلین کے درجات بلند کرتی ہیں۔ ۶۔ تا کہ عذاب دفع ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علامات عذاب دیکھ کر ایمان لے آنا۔ توبہ کرنا دفع عذاب کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ یونس علیہ السلام کی قوم نے پایا تھا۔ البتہ عذاب آ جانے پر توبہ اور ایمان مفید نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرعون کا حال ہوا حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ الخ ۷۔ معلوم ہوا کہ تمام عذابوں میں سخت تر عذاب دل کی سختی ہے۔ جس سے تعلیم نبی اثر نہ کرے ۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ و معاصی کے باوجود دنیاوی راحتیں ملنا اللہ کا غضب اور عذاب ہے کہ اس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں۔ یہ کفر ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک کار پر تکالیف آنا رحمت الٰہی کا ذریعہ ہے کہ اس سے اس صالح کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ ۹۔ رب کی نعمت پر خوش ہونا اگر فخر' تکبر اور شیخی کے طور پر ہو تو برا ہے اور طریقہ کفار ہے اور اگر شکر کے لئے ہو تو بہتر ہے۔ طریقہ صالحین ہے۔ رب فرماتا ہے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور فرماتا ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا یہاں پہلی صورت مراد ہے ۱۰۔ مومن کی موت کے تین نام ہیں۔ (۱) وفات یعنی اپنا کام پورا کر دینے کا وقت۔ آگے آرام و انعام کا وقت۔ (۲) وصال یعنی یار سے ملنے کا ذریعہ (۳) شہادت یعنی رب کی بارگاہ میں حاضری کا ذریعہ۔ کافر کی موت کے بھی تین نام ہیں۔ تدمیر (تباہی) دَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ہلاکت اَهْلَكْنٰهُمْ اور اخذ اَخَذْنٰهُمْ یونہی مومن کی زندگی کا نام حیات طیبہ ہے' کافر کی زندگی کا نام مَعِيْشَةً ضَنْكًا ۱۱۔ اس سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اچانک موت بری ہے کہ اس میں توبہ کا وقت نہیں ملتا۔ مگر غافل کے لئے یہ عذاب ہے۔ مومن متقی کے لئے رحمت کہ بیماری کی تکلیف سے بچ جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سلیمان و موسیٰ و عزیر علیہم السلام کی وفات اچانک ہوئی۔ غافل بیمار ہو کر مرے تب بھی اچانک' مومن اچانک مرے تب بھی تیاری کر کے مرتا ہے ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب آتا ہے اس کی نسل نہیں چلتی۔ جو لوگ مسخ ہوئے وہ ہلاک کر دیئے گئے لہٰذا موجودہ بندر ریچھ ان کی نسل نہیں۔ ۱۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی ہلاکت اللہ کی نعمت ہے جس پر خدا کا شکر کرنا چاہیے۔ ابوجہل کے قتل پر حضور نے سجدہ شکر ادا کیا اور عاشورہ کے دن روزے کا حکم دیا کہ اس دن فرعون ہلاک ہوا۔ لہٰذا مومن کے مرنے پر انا للہ پڑھے اور موذی کافر کی موت پر الحمد للہ پڑھے۔